

22

تفہیم السنۃ

کتاب تعلیمات القرآن المجید

تعلیمات قرآن مجید

حاجہ
پبلیکیشنز

محمد اقبال کیدانی

22

کتاب تعلیمات القرآن المجید

تعلیمات قرآن مجید

مُحَمَّد قَبَال کیدانی

حکایت پبلیکیشنز

۳۔ یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	11
	(الف) اَلْعَقِیْدَةُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ عقیدہ..... قرآن مجید کی روشنی میں		
2	اَزْكَانُ الْاِیْمَانِ	ارکان ایمان	110
3	اَلتَّوْحِیْدُ	عقیدہ توحید	111
4	اَلرِّسَالَةُ	عقیدہ رسالت	112
5	اَلْقُرْآنُ وَ الْکُتُبُ السَّابِقَةُ	قرآن مجید اور پہلی نازل شدہ کتب	114
6	اَلْحَیَاةُ بَعْدَ الْمَوْتِ	موت کے بعد زندگی	115
	(ب) اَلْاَوَامِرُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ اوامر..... قرآن مجید کی روشنی میں		
7	اَزْكَانُ الْاِسْلَامِ	ارکان اسلام	117
8	نِظَامُ الْاَسْرَةِ فِی الْقُرْآنِ	قرآن مجید اور خاندانی نظام	118
9	صَلَةُ الرَّحِمِ	صلہ رحمی	124
10	تَعَدُّدُ الْاَزْوَاجِ	تعدد ازواج	126
11	اَلْحِجَابُ	پردہ	127
12	اَللِّیْخِیَّةُ	داڑھی	133
13	اَلْقِصَاصُ	قصاص	134

نمبر شمار	اسماء الأبواب	نام ابواب	صفحہ نمبر
	(د) الْحُقُوقُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ	حقوق..... قرآن مجید کی روشنی میں	
33	حُقُوقُ الْعِبَادِ	بندوں کے حقوق	174
34	حُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ	والدین کے حقوق	178
35	حُقُوقُ الْأَوْلَادِ	اولاد کے حقوق	180
36	حُقُوقُ الْجَنِينِ	جنین کے حقوق	181
37	حُقُوقُ الْمَرْأَةِ	عورتوں کے حقوق	182
38	حُقُوقُ الْأَقَارِبِ	قربت داروں کے حقوق	200
39	حُقُوقُ الْجِيرَانِ	ہمسایوں کے حقوق	201
40	حُقُوقُ الْأَحْبَاءِ	دوستوں کے حقوق	202
41	حُقُوقُ الضُّيُوفِ	مہمانوں کے حقوق	203
42	حُقُوقُ الْيَتْمَى	یتیموں کے حقوق	204
43	حُقُوقُ الْمَسَاكِينِ	مسکینوں کے حقوق	208
44	حُقُوقُ السَّائِلِينَ	سوالیوں کے حقوق	210
45	حُقُوقُ الْمُسَافِرِينَ	مسافروں کے حقوق	212
46	حُقُوقُ الْعَبِيدِ	غلاموں کے حقوق	214
47	حُقُوقُ صَاحِبِ الْجَنْبِ	پہلو کے ساتھیوں کے حقوق	215
48	حُقُوقُ الْأَمْوَاتِ	میت کے حقوق	216
49	حُقُوقُ الْأَسْرَى	قیدیوں کے حقوق	217
50	حُقُوقُ غَيْرِ الْمُسْلِمِينَ	غیر مسلموں کے حقوق	218
51	حُقُوقُ الْحَيَوَانَاتِ	حیوانوں کے حقوق	220

فَانْتَظِرُوا

إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ (71:7)

تم بھی انتظار کرو

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں

(سورة الاعراف، آیت 17)



ہر طرح کی حمد و ثنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے، ہم اسی کی حمد کرتے، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اپنے نفس کے شر اور اپنے برے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اَمَّا بَعْدُ :

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝﴾ (1:14)

”اے نبی! یہ قرآن ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل

ماڈریٹ اسلام کا پرچم بلند کرنے والو!

لبرل ازم کی بات کرنے والو!

تمہارے نزدیک:

حجاب کا حکم پسماندگی کی علامت ہے۔

مردوں کو عورتوں پر قوّام بنانے کا حکم آزادی نسواں کے خلاف ہے۔

قوانین حدود، وحشیانہ اور ظالمانہ سزائیں ہیں۔

قانون تعدّ دازواج عورت پر ظلم ہے۔

قانون قصاص حقوق انسانی کے منافی ہے۔

یہود و نصاریٰ سے دوستی میں عزت اور وقار ہے۔

کفار کے خلاف جہاد و ہشت گردی ہے۔

گانا بجانا اور موسیقی، روح کی غذا ہے۔

داڑھی رکھنا پسماندہ اسلام ہے۔

لَا رَیْب ہمارے اور تمہارے درمیان اس اختلاف کا فیصلہ

عنقریب ہونے والا ہے۔

جب سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، زمین آگ کی

طرح جل رہی ہوگی اور ہر شخص پسینے میں ڈوبا ہوگا۔

تم بھی ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہو گے، ہم بھی ننگے پاؤں اور ننگے بدن

ہوں گے۔

تم بھی ملزموں کے کٹہرے میں کھڑے ہو گے، ہم بھی ملزموں کے

کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔

ترجمان یا وکیل تمہارے پاس ہوگا نہ ہمارے پاس!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ !

نزول قرآن سے قبل عرب معاشرہ مذہبی، معاشرتی، اخلاقی اور سیاسی ہر لحاظ سے ظلمت اور جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر طرف شرک اور بت پرستی کا دور دورہ تھا، لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے اور ایک دوسرے کے مال و عزت کے لٹیرے تھے۔ انتقام در انتقام کے لئے طویل جنگیں لڑی جاتیں، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا عام سی بات تھی۔ زیادہ سے زیادہ عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات کو باعثِ فخر سمجھا جاتا۔ شراب، جوا اور زنا ان کی زندگی کا لازمی حصہ بن چکے تھے۔ عریانی کا یہ عالم تھا کہ مرد اور عورتیں عریاں ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرنا باعثِ ثواب سمجھتے، مسکینوں، محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ ان حالات میں جب قرآن مجید کا نزول ہوا تو محض چند سالوں کے مختصر عرصہ میں قرآنی تعلیمات نے حیرت انگیز طور پر عربوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ بقول مولانا الطاف حسین حالی رحمۃ اللہ علیہ:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی

عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

جو لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا معمول کی بات سمجھتے تھے وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اعترافِ جرم کرتے اور اپنے کئے پر آنسو بہاتے۔ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک بیٹی تھی جو مجھ سے بہت مانوس تھی، میں اسے بلاتا تو وہ دوڑتی دوڑتی میرے پاس آتی۔ ایک روز میں نے اسے بلایا اور اپنے ساتھ لے کر چل پڑا، راستہ میں ایک کنواں آیا تو میں نے اسے

جذبہ پیدا فرمادیا کہ جیسے ہی قرآن مجید میں حجاب اور ستر کے احکام نازل ہوئے تو جن خواتین کے پاس پردے کے لئے کپڑے نہیں تھے، انہوں نے اپنے تہ بند پھاڑ کر اپنی اوڑھنیاں بنالیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”اللہ رحمت فرمائے ان عورتوں پر جنہوں نے ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ یعنی ”عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔“ (سورۃ النور، آیت 31) نازل ہوتے ہی اپنے تہ بند پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں۔“ (بخاری)

قرآن مجید نے بندوں کا اپنے خالق کے ساتھ ایسا گہرا تعلق قائم کر دیا جس کے سامنے دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت بھی بے وقعت اور ہیچ تھی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے کھجوروں اور انگوروں کے گھنے سرسبز و شاداب باغ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ دوران نماز توجہ اللہ تعالیٰ سے ہٹ کر باغ کی طرف چلی گئی اور یہ بھول گئے کتنی رکعت نماز ادا کی ہے۔ تعلق باللہ میں اس خلل سے اتنا رنجیدہ ہوئے کہ نماز سے فارغ ہوتے ہی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا ”اس باغ نے مجھے دوران نماز اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیا تھا میں اسے صدقہ کرتا ہوں، اسے جہاں چاہیں استعمال فرمائیں۔“

وہ معاشرہ جو آخرت کی جواب دہی اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے بالکل نا آشنا اور جرائم کی دنیا میں غرق تھا، قرآنی تعلیمات نے ان کے دلوں میں آخرت کا اس قدر خوف پیدا کر دیا کہ وہ ہر لمحہ آخرت سے پہلے اپنے احتساب کو ترجیح دیتے تھے۔ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور از خود اعتراف گناہ کر کے درخواست کی کہ مجھے پاک کیا جائے۔ آپ ﷺ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے اعتراف کے باوجود کچھ سوال کر کے انہیں ٹالنا چاہا لیکن حضرت ماعز رضی اللہ عنہ مصر رہے کہ مجھ سے گناہ ہوا ہے مجھے ضرور پاک کریں، چنانچہ آپ ﷺ نے فیصلہ صادر فرمادیا اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کر دیا گیا۔“ (مسلم)

جس معاشرے میں اپنے مرنے والوں پر ماتم کرنا، چہرہ پیٹنا، چیخنا چلانا اور برس ہا برس تک مرعے کہنا باعث فخر سمجھا جاتا تھا اس معاشرے کے ایک ایک فرد کو اس طرح صبر و ضبط کے سانچے میں ڈھالا کہ مرد تو مرد، خواتین بھی صبر و ثبات کا پیکر بن گئیں۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو بصرہ میں اپنے بیٹے کی بیماری کی اطلاع مدینہ منورہ میں ملی تو بصرہ کے لئے عازم سفر ہوئیں، بصرہ پہنچیں تو معلوم ہوا کہ بیٹا دو روز قبل ہی خالق